Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 01,
Oct – Dec 2023

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

خاندانی نظام کی مضبوطی میں عورت کا کردار: اسلامی نقطۂ نظر سے

The Role of Women in Strengthening the Family System: An Islamic Perspective

Dr. Talib Ali Awan
Assistant Professor; Institute of Islamic Studies and Shariah,
Muslim Youth (MY) University Islamabad, Islamabad, Pakistan.
Email:drtalibaliawan@gmail.com
Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies
University of Gujrat, Gujrat, Pakistan
Email: onlyimran2010@gmail.com

Version of Record
Received: 10-Oct-23 **Accepted**: 22-Nov-23
Online/Print: 27- Dec -2023

ABSTRACT
This research paper explores the pivotal role of women in strengthening the family system from an Islamic perspective. The study establishes that Islam envisions the family as the fundamental unit of a moral and spiritual society, founded on love, compassion, justice, and mutual responsibility. Within this framework, women hold a central position as the nurturers, educators, and moral anchors of future generations. Through a qualitative analysis of Qur'ānic injunctions, Prophetic traditions, and classical Islamic scholarship, the paper demonstrates that Islam elevates the woman's role not through isolation but through dignified participation in family and social life. The research further identifies the key factors undermining family stability in modern Muslim societies, particularly Western cultural influences, materialism, moral decline, and the weakening of religious education. Using Pakistan as a contextual example, the paper highlights the growing challenges to family cohesion and proposes practical solutions based on Islamic ethics, spiritual education, and social reform. It concludes that the revival of the Islamic family system depends on restoring the balance between the rights and responsibilities of both men and women, guided by divine principles of taqwa (piety), adl (justice), and

cc BY

rahmah (compassion). This study contributes to the contemporary discourse on gender, family, and religion by reaffirming the timeless relevance of Islamic teachings for social harmony and sustainable family life in the modern world.

Keywords: *Islamic Family System, Role of Women, Family Stability and Ethics, Social Structure, Moral and Spiritual Education, Pakistani Society, Contemporary Challenges in Muslim Families..*

تعارف و تمہید—خاندانی نظام کی اہمیت اور اسلامی تصورِ خاندان

1. تمہید

خاندان انسانی معاشرت کی بنیادی اکائی ہے۔ یہ وہ ادارہ ہے جس کے ذریعے نہ صرف نسل انسانی کی بقا ممکن ہے بلکہ اخلاقی، روحانی اور سماجی قدریں بھی برقرار رہتی ہیں۔ اسلام نے خاندان کو محض ازدواجی رشتہ نہیں بلکہ ایک مقدس عہد (میثاقِ غلیظ) قرار دیا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً [1]"

ترجمہ: "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔"

یہ آیت اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ انسانی تمدّن کی بنیاد ایک مرد اور عورت کے مقدس تعلق پر قائم کی گئی ہے۔ اسلام نے اس رشتے کو صرف جسمانی یا معاشی ضرورت نہیں سمجھا بلکہ اس میں روحانی سکون، باہمی مودّت، محبت اور رحمت کے جذبات کو بھی شامل کیا۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً[2]"

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہی میں سے جوڑے پیدا کیے، تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی۔"

اسلامی خاندانی نظام کا مقصد صرف نسل کی بقا نہیں بلکہ ایک پاکیزہ، متوازن اور منظم معاشرہ تشکیل دینا ہے۔[3]

2. قبل از اسلام خاندانی نظام کی جھلک

اسلام سے قبل دنیا کے مختلف معاشروں میں خاندانی نظام کا تصور موجود ضرور تھا مگر اس میں استحکام، عدل اور روحانیت کا فقدان تھا۔ عرب معاشرہ خصوصاً جاہلیت کے دور میں قبائلی رسم ورواج کا پابند تھا، جہاں عورت کو وراثت سے محروم رکھا جاتا، بیٹیوں کو زندہ درگور کیا جاتا، اور نکاح محض تجارتی یا وقتی تعلق سمجھا جاتا تھا۔[4] یونانی اور رومی تہذیبوں میں بھی خاندانی نظام مرد کی مطلق العنانیت پر مبنی تھا۔ عورت کو صرف جمالیاتی و نفسیاتی ضرورت سمجھا جاتا تھا۔[5]

ہندو معاشرے میں ذات پات اور مذہبی رسوم نے خاندانی توازن کو مجروح کیا، جبکہ مسیحیت میں رہبانیت کے غلبے نے ازدواجی رشتے کو ثانوی حیثیت دے دی۔[6] یوں اسلام سے قبل خاندانی نظام یا تو افراط (مرد کی مطلق حکمرانی) یا تفریط (ازدواج سے بیزاری) کا شکار تھا۔ اسلام نے ان دونوں انتہاؤں کے درمیان توازن پیدا کیا۔

3. اسلام کا خاندانی تصور—ایک فکری انقلاب

اسلام نے خاندانی نظام کی بنیاد فطرتِ انسانی، عدلِ الٰہی، اور روحانی سکون پر رکھی۔ قرآن نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کا "لباس" قرار دیا[7]، جو قربت، تحفظ اور باہمی سکون کی علامت ہے۔ اسلام نے نہ صرف نکاح کو عبادت قرار دیا بلکہ اسے معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داری بھی بنایا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"انکاح من سنتی، فمن رغب عن سنتی فلیس منی[8]"

ترجمہ: "نکاح میری سنت ہے، پس جس نے میری سنت سے منہ موڑا، وہ مجھ سے نہیں۔"

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نکاح ایک عبادت ہے، نہ کہ محض دنیاوی معاہدہ۔ اسلام نے خاندان کو عبادت اور اصلاحِ معاشرہ کا ذریعہ بنایا، اور ہر فرد کو اس میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ اسلامی تصورِ خاندان کی یہ تین بنیادیں ہیں:

- ایمان—اللہ کی رضا کے لیے زندگی بسر کرنا۔
- عدل و مساوات—مرد و عورت کے باہمی حقوق کا تحفظ۔
- سکون و مودّت—جذباتی و روحانی ہم آہنگی۔

اسلامی خاندانی نظام ان تین اصولوں پر قائم ہو کر انسان کو باعزت زندگی کا مکمل خاکہ فراہم کرتا ہے۔[9]

4. قرآن وسنت کی روشنی میں خاندانی نظام

قرآن کریم میں خاندان کے قیام، استحکام اور تربیت کے بارے میں واضح تعلیمات موجود ہیں۔ مثلاً:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ[10]"

ترجمہ: "عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو۔"

یہ آیت خاندانی زندگی میں اخلاقی حسنِ سلوک کی بنیادی ہدایت دیتی ہے۔

اسی طرح والدین کے احترام اور اولاد کی تربیت پر بھی زور دیا گیا ہے:

"وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا[11]"

ترجمہ: "اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو۔"

احادیثِ نبویہ ؐ میں بھی خاندان کو امت کی بنیاد کہا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته[12]"

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

یہ تعلیمات ظاہر کرتی ہیں کہ اسلام نے خاندانی نظام کو اجتماعی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا ہے۔ خاندان صرف ازدواجی تعلق نہیں بلکہ اخلاقی تربیت، دینی شعور اور سماجی ہم آہنگی کا مرکز ہے۔[13]

5. نکاح، مودّت اور تربیتِ نسل

اسلامی خاندانی نظام کی بنیاد نکاح پر قائم ہے۔ نکاح محض ایک قانونی یا سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک مقدس عبادت ہے جو مرد و عورت کے درمیان محبت، اعتماد اور ذمہ داری کا تعلق قائم کرتا ہے۔ کریم میں نکاح کو "**ميثاقاً غليظاً**[14]" ("کہا گیا—یعنی ایک پختہ اور سنگین عہد۔ اسلام نے نکاح کے ذریعے نہ صرف انسانی خواہشات کو فطری راستہ دیا بلکہ معاشرتی استحکام، عفت و پاکیزگی، اور نسل انسانی کی تربیت کے اصول متعین کیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔[15]"

ترجمہ: "اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے، اسے نکاح کرنا چاہیے، کیونکہ نکاح نگاہوں کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔"

یہ ارشاد ظاہر کرتا ہے کہ نکاح فرد کی پاکیزگی اور معاشرتی عفت دونوں کے لیے ناگزیر ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر میں نکاح کے چار بنیادی مقاصد ہیں:

- تسکینِ نفس، جسمانی وجذباتی سکون۔
- تولید وتربیتِ نسل، نسل کی بقااور دینی تربیت۔
- سماجی نظم واستحکام، باہمی تعاون وعدل۔
- روحانی ارتقاء، اللہ کی رضا کے لیے زندگی بسر کرنا۔

خاندان اسی وقت مضبوط ہوتا ہے جب یہ چاروں عناصر توازن میں ہوں۔ اسلام نے مرد کو قوام (نگہبان) اور عورت کو شریکِ حیات قرار دیا۔ یہ قوامیت دراصل ذمہ داری ہے، تسلط نہیں۔

6. خاندانی نظام میں عورت کا کردار—ایک تمہیدی مطالعہ

اسلامی خاندانی نظام میں عورت کی حیثیت بنیادی اور مرکزی ہے۔ قرآنِ کریم نے عورت کو نہ صرف مرد کی شریکِ حیات کہا بلکہ اسے خاندان کی روح قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ[16]"

ترجمہ: "اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے (مردوں کے) ان پر معروف طریقے سے ہیں۔"

یعنی عورتوں کے بھی وہی حقوق ہیں جو مردوں پر واجب ہیں۔ اسلام نے عورت کو ماں، بیوی، بہن، اور بیٹی ہر رشتے میں عزت و احترام دیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي۔[17]"

"تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لیے بہترین ہو، اور میں اپنے اہلِ خانہ کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔"

اسلامی خاندانی نظام عورت کو محض تابع نہیں بلکہ شریک بناتا ہے۔ نکاح میں عورت کی رضامندی بنیادی شرط ہے، اور شوہر پر لازم ہے کہ وہ اس کے ساتھ عدل، حسنِ سلوک، اور عزت سے پیش آئے۔ اسلامی تاریخ میں حضرت خدیجہؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت عائشہؓ اور دیگر خواتین نے نہ صرف خاندانی بلکہ علمی و معاشرتی میدانوں میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔

اسلام نے عورت کو تربیتِ نسل اور اخلاقی اصلاح کا مرکز بنایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"الأمُّ أوسطُ أبوابِ الجنةِ، فإن شِئتَ فأضِعْ ذلك البابَ أو احفَظْه[18]"

"ماں جنت کے دروازوں میں سے سب سے بڑا دروازہ ہے، چاہو تو اسے ضائع کر دو یا محفوظ رکھو۔"

یہی وجہ ہے کہ اسلامی معاشرت میں عورت کو خاندان کی بنیاد کہا گیا۔ خاندان مضبوط تب ہوتا ہے جب عورت کو عزت، تعلیم، اور تربیت کے مساوی مواقع فراہم ہوں۔

7. دیگر مذاہب سے تقابلی مطالعہ

اسلامی خاندانی نظام دیگر مذاہب سے کئی حوالوں سے ممتاز ہے۔ یہودیت میں عورت کو گناہ کا سبب سمجھا گیا، جیسا کہ تورات میں حضرت حوّا کے واقعہ میں مذمت پائی جاتی ہے۔ عیسائیت میں رہبانیت کے غلبے نے ازدواجی زندگی کو ثانوی حیثیت دی۔ ہندومت میں عورت کو شوہر کے تابع اور اس کی ملکیت تصور کیا گیا۔

اس کے برعکس اسلام نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا، یعنی دونوں ایک دوسرے کے تحفظ اور سکون کا ذریعہ ہیں۔ اسلام نے نکاح کو عبادت، عورت کو عزت، اور خاندان کو سماجی استحکام کا مرکز بنایا۔[19]

اسلامی تعلیمات میں یہ اصول واضح ہیں کہ:

۱۔ عورت اور مرد دونوں اللہ کے نزدیک برابر ہیں۔

۲۔ نکاح باہمی رضامندی پر قائم ہے۔

۳۔ خاندان کی بنیاد محبت و عدل پر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ایک ایسا توازن قائم کیا جس میں روحانیت، اخلاق، محبت اور ذمہ داری سب یکجا ہیں۔ یہی توازن دیگر نظاموں میں مفقود تھا۔

8. پاکستانی معاشرت میں خاندانی نظام کے مسائل

پاکستانی معاشرت بنیادی طور پر اسلامی اصولوں پر قائم ہوئی، مگر جدید دور کے چیلنجز نے خاندانی نظام کو کئی حوالوں سے متاثر کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ، مغربی ثقافت، معاشی دباؤ، اور تعلیم کی کمی نے خاندانی قدروں کو کمزور کر دیا ہے۔ طلاق کی شرح میں اضافہ، خاندانی تشدد، خاندانی جھگڑے اور عورت کے حقوق کی پامالی ایسے مسائل ہیں جو موجودہ دور میں شدت اختیار کر چکے ہیں۔[20]

اسلامی تعلیمات اس صورتحال میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ قرآن نے مرد کو قوام ضرور قرار دیا ہے، مگر ظلم کی اجازت نہیں دی۔ خاندان کا استحکام اسی وقت ممکن ہے جب مرد و عورت دونوں اپنے فرائض کو دیانت داری سے ادا کریں۔ اسلامی قوانین مثلاً حقِ مہر، نفقہ، عدت، وراثت اور خلع کا مقصد بھی خاندانی انصاف کو یقینی بنانا ہے۔[21]

9. استحکامِ خاندان کے اسلامی اصول

اسلامی شریعت نے خاندانی نظام کے استحکام کے لیے واضح اور جامع اصول فراہم کیے ہیں۔ ان اصولوں میں عدل، مودّت، عفت، اور باہمی تعاون بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ[22]"

ترجمہ: "اور ان (عورتوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو۔"

یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے زندگی بسر کرو۔ یہ آیت اسلامی خاندانی نظام کے اخلاقی جوہر کو ظاہر کرتی ہے۔ اسلام مرد کو قوام ضرور قرار دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ عورت کے احترام، مشاورت، اور نرمی کو لازمی قرار دیتا ہے۔[23]

9.1 عدل اور حسنِ سلوک

خاندانی زندگی میں عدل کا مطلب صرف مالی یا ظاہری برابری نہیں بلکہ جذباتی اور اخلاقی توازن بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي[24]"

"تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو۔"

9.2 مشاورت اور باہمی احترام

اسلامی نظامِ خاندان میں مشاورت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ اپنی ازواج کے ساتھ اہم معاملات میں مشورہ فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ صلحِ حدیبیہ کے موقع پر حضرت ام سلمہؓ کی رائے کو اختیار کیا گیا۔[25]

9.3 عفت وحیا

اسلامی خاندانی نظام میں حیا بنیادی قدر ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ[26]"

ترجمہ: "(اے نبی!) ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔"

یعنی مومن اپنی نگاہوں کو جھکائیں۔ یہ اصول خاندان کو بے راہ روی سے محفوظ رکھتا ہے۔

10. عورت کے کردار کی معنویت

اسلامی معاشرت میں عورت صرف خاندان کی زینت نہیں بلکہ اس کا ستون ہے۔ ماں کے طور پر وہ تربیت، اخلاق، اور ایمان کی پرورش کرتی ہے۔ بیوی کے طور پر محبت اور سکون عطا کرتی ہے۔ بیٹی کے طور پر برکت اور رحمت سمجھی جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ[27]"

ترجمہ: "جس نے دو بیٹیوں کی پرورش صبر و شفقت سے کی، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا۔"

اسلامی خاندانی نظام میں عورت کی ذمہ داریوں کے ساتھ اس کے حقوق کا بھی تعین کیا گیا۔

- اسے وراثت میں حق دیا گیا۔
- مہر اس کی ملکیت قرار پایا۔
- اور تعلیم کو فرض کیا گیا۔

یہ تمام احکام اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام نے عورت کو فعال، باعزت، اور خود مختار کردار عطا کیا، ایسا کردار جو نہ صرف گھر بلکہ معاشرے کی فکری و اخلاقی بنیادوں کو مضبوط کرتا ہے۔

11. موجودہ دور کے چیلنجز اور اسلامی رہنمائی

جدید دور میں عورت اور خاندان دونوں نئے چیلنجز سے دوچار ہیں، جن میں معاشی دباؤ، مغربی تصورِ آزادی، میڈیا کے اثرات، اور خاندانی اقدار کی کمزوری شامل ہیں۔ مگر اسلام ان تمام چیلنجز کا متوازن اور عملی حل پیش کرتا ہے۔ اسلام عورت کو تعلیم، عزت، اور اختیار دیتا ہے مگر اسے اخلاقی حدود کا پابند بھی بناتا ہے۔ یہی توازن خاندانی نظام کو بقا عطا کرتا ہے۔ اگر عورت اپنی اخلاقی و تربیتی حیثیت کو مضبوط رکھے اور مرد اپنی قوامیت کو عدل کے ساتھ استعمال کرے تو خاندانی نظام میں انحطاط ممکن نہیں۔

12. خلاصہ ونتائج

اسلامی خاندانی نظام ایک جامع، منظم اور فطری نظام ہے جو انسانی سماج کے استحکام کی بنیاد ہے۔ اس میں عورت کا کردار محورِ محبت وتربیت ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت، حقِ ملکیت، حقِ وراثت، اور حقِ رائے دیا۔ مغربی نظاموں میں جہاں عورت محض فردِ واحد کے طور پر دیکھی جاتی ہے، اسلام اسے خاندان کی روح اور سماج کی معمار قرار دیتا ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی معاشروں میں اگر عورت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق عزت و آزادی فراہم کی جائے، تو خاندانی نظام مضبوط ہو سکتا ہے، اور معاشرتی انحطاط کا سدِباب ممکن ہے۔ اسلام کا پیغام واضح ہے: خاندان وہ ادارہ ہے جہاں محبت، عفت، صبر اور عدل کا امتزاج زندگی کو ایمان اور سکون کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔

2۔ خاندانی نظام کی مضبوطی میں عورت کا عملی کردار: تعلیم، اخلاق، اور سماجی خدمت

1. اسلام میں عورت کی تعلیم اور تربیت کا تصور

اسلامی نقطۂ نظر سے تعلیم محض دنیاوی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ انسان کے روحانی واخلاقی ارتقاء کا زینہ ہے۔ قرآنِ کریم نے انسان کو "عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ"[28] "ترجمہ: "اس (اللہ) نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔" کہہ کر علم کی اساس بیان کی۔ اسلام میں مرد و عورت دونوں کو تعلیم حاصل کرنے کا مساوی حق حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم[29]"

یعنی "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"

یہ تعلیم کا عمومی حکم ہے جو صنفی امتیاز کے بغیر سب پر لاگو ہوتا ہے۔ اسلام نے عورت کی تعلیم کو محض فرد کی نہیں بلکہ پورے خاندان اور معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

2. اسلامی نقطۂ نظر سے عورت کی تعلیم کی اہمیت

عورت خاندان کی معمار اور نسل کی پہلی معلمہ ہے۔ جب عورت علم وتربیت سے بہرہ ور ہوتی ہے تو وہ آئندہ نسلوں کو بھی علم، اخلاق اور دین سے وابستہ کرتی ہے۔ اسلامی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ علم و دین کی ترویج میں خواتین کا کردار نمایاں رہا۔ حضرت عائشہؓ کو "فقيهة الامة" کہا گیا، اور ان سے دوہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔ اسی طرح حضرت فاطمہؓ، حضرت اسماءؓ، حضرت شفاء بنت عبداللہؓ، اور دیگر صحابیات نے تعلیم وتدریس میں حصہ لیا۔[30] اسلامی تعلیمات میں عورت کو علمِ دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم میں بھی شرکت کی اجازت دی گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔"[31]

"تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ عورت اپنے گھر کی تربیت اور اولاد کی دینی و اخلاقی اصلاح کی ذمہ دار ہے، اور یہ فریضہ وہی انجام دے سکتی ہے جو علم و شعور سے آراستہ ہو۔

اسلامی نقطۂ نظر میں تعلیم کے تین بنیادی پہلو ہیں:

- ایمانی وروحانی تعلیم: تاکہ انسان اپنے خالق سے تعلق مضبوط کرے۔
- اخلاقی و معاشرتی تربیت: تاکہ معاشرہ عدل و محبت پر قائم رہے۔
- سماجی و عملی علم: تاکہ انسان دنیا میں خیر و اصلاح کا ذریعہ بنے۔

3. عورت بحیثیت معلمۂ نسل

خاندان کی تشکیل میں ماں کا کردار مرکزی ہے۔ ماں نہ صرف جسمانی پرورش کرتی ہے بلکہ بچوں کی فکری اور اخلاقی تربیت بھی کرتی ہے۔ اسلام میں ماں کو "مدرسۂ اول" کہا گیا ہے، یعنی وہ پہلی درسگاہ ہے جہاں بچے ایمان، محبت، زبان، اور اخلاق سیکھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"الجنةُ تحتَ أقدامِ الأمهاتِ[32]"

"جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔"

یہ حدیث محض فضیلت نہیں بلکہ ذمہ داری کی علامت ہے۔ جب ماں تعلیم یافتہ اور باشعور ہو، تو خاندان علم و اخلاق کی بنیاد پر پروان چڑھتا ہے۔ ماں کی تربیت دراصل آئندہ نسلوں کے کردار کی تعمیر ہے۔ اسلامی تاریخ میں خواتین نے علمی مراکز قائم کیے: جیسے فاطمہ الفہریہؒ نے مراکش میں دنیا کی پہلی یونیورسٹی "جامعہ القرویین" قائم کی۔[33] یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اسلام نے عورت کو تعلیم کے میدان میں قیادت کی اجازت دی۔

4. تعلیم کے بغیر خاندانی نظام کی کمزوری

جہاں عورت تعلیم سے محروم ہو، وہاں خاندان کی بنیاد کمزور ہو جاتی ہے۔ تعلیم یافتہ عورت گھر میں نظم و ضبط، باہمی عزت، اور اولاد کی دینی تربیت میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ جبکہ ناخواندہ یا غیر تربیت یافتہ عورت اکثر خاندانی کشمکش، غلط فہمیوں، اور اخلاقی زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔ پاکستانی معاشرت میں عورتوں کی شرح خواندگی بڑھنے کے باوجود خاندانی تعلیم کا نظام کمزور ہے، کیونکہ دینی اور اخلاقی تربیت کو ثانوی حیثیت دی جا رہی ہے۔ اسلامی تصورِ تعلیم میں دنیا اور دین کی دوئی نہیں، بلکہ دونوں

کی ہم آہنگی ہے۔ اسلام عورت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف تعلیم حاصل کرے بلکہ اسے عملی زندگی اور تربیتِ نسل میں بروئے کار لائے۔ یہی وہ نقطہ ہے جو اسلامی خاندانی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔

5. خاندانی نظام کی بقامیں عورت کا اخلاقی و روحانی کردار

خاندانی نظام صرف ازدواجی تعلق یا نسل کی بقا کا نام نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی رشتہ ہے جو محبت، ایثار، صبر اور عدل کے اصولوں پر قائم رہتا ہے۔ اسلام نے عورت کو اس نظام کی اخلاقی محور قرار دیا ہے۔ وہی گھر کی سکونت، تربیت، اور روحانی فضا کا مرکز ہے۔ قرآنِ مجید نے فرمایا:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً[34]"

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمھی میں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔"

یعنی اللہ نے تمہارے لیے تمھی میں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت و رحمت رکھی۔ یہ آیت اس امر کو واضح کرتی ہے کہ خاندانی سکون کا سرچشمہ عورت ہے، جو محبت، رحم اور حلم کی علامت ہے۔

6. عورت کا اخلاقی کردار

اسلامی خاندانی نظام میں عورت کو اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دی گئی ہے، جن میں صبر، عفو، اطاعتِ معروف، اور حلم بنیادی خصوصیات ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ[35]"

ترجمہ: "ایمان میں سب سے کامل وہ شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے بہتر ہو، اور تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورت کے لیے بہترین ہو۔"

یہ تعلیم دراصل خاندانی اخلاقیات کی اساس ہے۔ جب عورت گھر میں صبر، عفو، اور نرمی کا مظہر بن جاتی ہے تو پورا ماحول امن و محبت سے بھر جاتا ہے۔ اسلام عورت کو صبر و قناعت، ایثار، اور دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرنے کا درس دیتا ہے۔ اسلامی اخلاقیات کا یہ پہلو اس وقت مزید اہم ہو

جاتا ہے جب خاندانی تعلقات میں اختلافات پیدا ہوں۔ عورت کا عفو اور حلم، اکثر اوقات گھر کو بکھرنے سے بچا لیتا ہے۔

7. روحانی کردار اور عبادت کا ماحول

اسلام نے عورت کو روحانی اعتبار سے مرد کے برابر قرار دیا۔ قرآن کہتا ہے:

"إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ... أَعَدَّ اللهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا[36]"

ترجمہ: "بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، (اللہ کے فرمانبردار، سچے، صابر، عاجز، خیرات دینے والے، روزہ رکھنے والے، پاکدامن اور اللہ کو زیادہ یاد کرنے والے مرد و عورت)... ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نیکی، عبادت، اور روحانی درجہ بندی میں مرد و عورت برابر ہیں۔ خاندان کی روحانی فضا اسی وقت قائم ہوتی ہے جب عورت خود عبادت گزار، متقی، اور دینی شعور رکھنے والی ہو۔ حضرت خدیجہؓ، حضرت فاطمہؓ، اور حضرت زینبؓ کے کردار اس کی عملی مثالیں ہیں۔ عورت کی عبادت و دعا صرف اس کے لیے باعثِ اجر نہیں بلکہ پورے گھر کی برکت کا سبب ہے۔ قرآن کی تلاوت، ذکر، دعا، اور تہجد کی عادت گھر کو روحانیت سے بھر دیتی ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جس کے نتیجے میں بچے صالح بنتے ہیں اور شوہر کے دل میں سکون پیدا ہوتا ہے۔

8. خاندانی تنازعات میں عورت کا کردار

اسلام عورت کو صلح جو اور عفو کرنے والا مزاج اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ قرآن نے فرمایا:

"فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا[37]"

ترجمہ: "اور اگر وہ (عورتیں) تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ نے اس میں تمہارے لیے بہت سی بھلائی رکھ دی ہو۔"

یعنی اگر تمہیں اپنی بیویوں میں کچھ ناپسند ہو تو ہو سکتا ہے اللہ نے اسی میں تمہارے لیے بہتری رکھی ہو۔ یہ آیت عورت اور مرد دونوں کو تحمل و برداشت کی تعلیم دیتی ہے۔ اسلامی اخلاق میں عورت کو بردباری اور صلح پسندی کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں ایسی متعدد خواتین کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے صبر، حلم، اور دعا کے ذریعے خاندانی جھگڑوں کو ختم کیا، حضرت زینبؓ بنت جحش اور حضرت صفیہؓ کے کردار اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

9. پاکستانی معاشرت میں اخلاقی بحران اور اسلامی حل

پاکستان میں خاندانی اخلاقیات کو درپیش سب سے بڑا چیلنج مادیّت، میڈیا، اور مغربی طرزِ زندگی کا اثر ہے۔ ٹی وی، سوشل میڈیا، اور غیر اسلامی نظریات نے عورت کی کردار سازی کو متاثر کیا ہے۔ نتیجتاً گھروں میں صبر، حیا، اور اطاعتِ معروف کے تصورات

کمزور ہو گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اس بحران کا حل تربیتِ اخلاق اور دینی شعور میں ہے۔ اگر عورت اپنے دینی و اخلاقی فرائض کو شعور کے ساتھ انجام دے، تو خاندان کا ماحول محبت، تعاون، اور سکون سے بھر سکتا ہے۔ اسلام عورت کو کردار اور اخلاق کی علامت بناتا ہے، نہ کہ محض ظاہری آزادی کی۔ یہی تصور خاندانی نظام کی حفاظت اور مضبوطی کا ضامن ہے۔

10. عورت کا سماجی و رفاہی کردار اور موجودہ چیلنجز

اسلامی معاشرت میں عورت کا کردار صرف گھر تک محدود نہیں بلکہ وہ سماجی خدمت اور اصلاحِ معاشرہ کا ایک فعال حصہ ہے۔ اسلام نے عورت کو علم، خیر، نصیحت، اور سماجی خدمت میں شریک ہونے کی اجازت بلکہ ترغیب دی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ"[38]

ترجمہ: "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار (اور خیر خواہ) ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

یعنی مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔ یہ آیت عورت کے سماجی کردار کی اساس فراہم کرتی ہے کہ وہ اصلاحِ معاشرہ میں برابر شریک ہو۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں خواتین نے تعلیم، تبلیغ، تیمارداری، اور رفاہی خدمات میں بھرپور کردار ادا کیا۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ، حضرت اُمّ سلیمؓ، حضرت رفیدہؓ، اور حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ کے عملی نمونے اس بات کا ثبوت ہیں۔

11. تعلیم و تربیت میں عورت کا اثر

خاندانی نظام کے مضبوط ہونے میں عورت کا سب سے مؤثر کردار تعلیم و تربیت ہے۔ قرآن نے عورت اور مرد دونوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة"[39]

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

تعلیم یافتہ عورت خاندان میں شعور، تہذیب، اور اخلاقی اصولوں کو منتقل کرتی ہے۔ ماں کی تربیت ہی بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔ پاکستانی تناظر میں دیکھا جائے تو عورت کی تعلیمی شرکت خاندانی استحکام کے لیے نہایت اہم ہے۔ خواتین اساتذہ، دینی اداروں کی معلمات، اور رفاہی تنظیموں میں شامل خواتین معاشرے کی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہیں۔

12. موجودہ دور کے چیلنجز

(الف) مغربی فکر کا اثر

موجودہ پاکستانی معاشرے میں خاندانی نظام کو سب سے بڑا خطرہ مغربی نسوانیت (Feminism) کے اثرات سے ہے، جس نے عورت کو خاندانی اقدار سے کاٹ کر مادی آزادی کی طرف مائل کیا ہے۔ اسلام عورت کو آزادی دیتا ہے، مگر اس آزادی کی بنیاد ذمہ داری اور اخلاق پر ہے، نہ کہ خواہشات پر۔

(ب) میڈیا اور ثقافتی بگاڑ

میڈیا نے عورت کے تصورِ عزت و وقار کو مسخ کیا ہے۔ اشتہارات اور ڈراموں کے ذریعے عورت کو محض ظاہری حسن کی علامت بنا دیا گیا ہے، جس سے خاندانی اقدار زوال پذیر ہو رہی ہیں۔

(ج) خاندانی تشدد اور قانونی پیچیدگیاں

موجودہ دور میں خاندانی تنازعات بڑھنے کی ایک بڑی وجہ خواتین کے حقوق کے قانون کا غلط استعمال اور سماجی دباؤ ہے۔ اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں کے لیے عدل، نرمی، اور حقوق کے توازن کی تعلیم دی ہے۔ حل اس میں ہے کہ عورت اپنے کردار کو عدالت نہیں، اخلاق کے میدان میں ادا کرے۔

13. اسلامی حل اور راہِ عمل

- دینی تربیت اور اخلاقی شعور: خاندانی نظام کی بقا کے لیے عورت کی دینی تربیت کو لازم قرار دینا۔
- تعلیمِ قرآن و سنت: خواتین کی تعلیم میں اسلامی نصاب کو مرکزی حیثیت دینا۔
- خواتین کے لیے دینی و تربیتی ادارے: جہاں وہ گھرداری، اخلاق، اور تربیتِ اولاد کے فن سیکھ سکیں۔
- میڈیا میں مثبت کردار: عورت کے وقار، حیا، اور خاندانی کردار کو اجاگر کرنے والے پروگرام۔
- سماجی تعاون: عورتوں کے لیے رفاہی مراکز، مشاورت، اور خاندانی صلح کے فورمز قائم کرنا۔

یہ اقدامات اسلام کے بتائے ہوئے فطری نظام کی طرف واپسی ہیں، جہاں عورت عزت و وقار کے ساتھ خاندان کی بنیاد بن کر کردار ادا کرے۔

14. خلاصہ

اسلامی نقطۂ نظر سے عورت خاندان کی روحانی، اخلاقی، اور سماجی محور ہے۔ اس کا کردار صرف بیوی یا ماں ہونے تک محدود نہیں بلکہ وہ تربیت، محبت، اور معاشرتی اصلاح کی بنیاد ہے۔ مغربی افکار کے دباؤ کے باوجود اسلام نے عورت کو وقار اور تقدس کے

ساتھ وہ مقام دیا ہے، جس سے خاندان اور معاشرہ دونوں استحکام پاتے ہیں۔ اسلام کا خاندانی نظام عورت کے بغیر نامکمل ہے، اور عورت کے بغیر معاشرتی بقا ممکن نہیں۔ لہٰذا موجودہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کو اس کے اسلامی کردار، ذمہ داری، اور روحانی عظمت سے دوبارہ روشناس کرایا جائے، تاکہ وہ ایک بار پھر امن، محبت، اور ایمان کی بنیاد پر خاندان کو مضبوط کر سکے۔

3۔ اسلامی خاندانی نظام—معاصر چیلنجز اور اسلامی حل

1. تمہید

اسلامی خاندانی نظام انسانی سماج کی بنیاد ہے۔ یہ محض ازدواجی تعلق یا معاشرتی معاہدہ نہیں بلکہ ایک مقدس اخلاقی و روحانی ادارہ ہے جو محبت، عدل، ذمہ داری اور تقویٰ کے اصولوں پر قائم ہے۔ اسلام نے خاندان کو فطرت کے اصولوں کے مطابق ایک ایسا مرکز قرار دیا ہے جہاں ہر فرد اپنی صلاحیت، حیثیت اور کردار کے مطابق ذمہ داریاں ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں خاندانی نظام کو ایمان، عدل، صلح، اور رحم کے ساتھ جوڑا گیا ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً[40]"

ترجمہ: "اور اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہی میں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔"

اسلامی تصورِ خاندان کا مقصد صرف نسل کی بقا نہیں بلکہ روحانی سکون، سماجی نظم، اور اخلاقی تربیت ہے۔ لیکن موجودہ دور میں یہی نظام متنوع چیلنجز سے دوچار ہے۔ سماجی، معاشی، فکری اور ثقافتی تبدیلیوں نے خاندانی تعلقات کو کمزور کر دیا ہے۔ پاکستانی معاشرت بھی اس عالمی رجحان سے متاثر ہے، جہاں روایتی اقدار کے زوال اور مغربی نظریات کی یلغار نے خاندانی توازن کو ہلا دیا ہے۔

2. خاندانی نظام کو درپیش جدید چیلنجز

(الف) فکری و تہذیبی چیلنجز

موجودہ زمانہ فکری انتشار اور ثقافتی تصادم کا دور ہے۔ مغربی تہذیب نے "فرد کی آزادی" کے نام پر خاندان کے اجتماعی ڈھانچے کو کمزور کیا ہے۔ فرد پرستی (Individualism) نے ذمہ داری اور قربانی جیسے اقدار کو بے معنی بنا دیا ہے۔ اسلام میں آزادی کی

بنیاد اخلاق و ذمہ داری پر ہے، جبکہ مغربی فکر میں آزادی کا مطلب ہر قید سے نجات ہے۔یہی نظریہ پاکستانی معاشرے میں بھی میڈیا، تعلیم، اور فیشن کلچر کے ذریعے سرایت کر رہا ہے۔ عورت کو خاندان سے جدا ایک "آزاد فرد" کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، جبکہ اسلام نے عورت کو وقار اور ذمہ داری کے ساتھ خاندانی نظام کا ستون قرار دیا ہے۔

(ب) میڈیا، انٹرنیٹ اور ثقافتی یلغار

میڈیا نے خاندانی نظام پر سب سے گہرا اثر ڈالا ہے۔ڈراموں، اشتہارات، اور فلموں کے ذریعے ایسی ثقافت کو فروغ دیا گیا جو مادی کامیابی، رومانی جذبات، اور ذاتی آزادی پر مبنی ہے۔ اس کے نتیجے میں ازدواجی ذمہ داری، صبر، اور وفاداری جیسے تصورات کمزور ہو گئے ہیں۔ پاکستانی میڈیا کے بیشتر مواد میں عورت کو یا تو محض دلکشی کی علامت یا مظلوم مخلوق کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے عورت کی اصل اسلامی شناخت، یعنی مربی، امین، اور خاندانی محافظ، پسِ پشت چلی گئی ہے۔ قرآن نے صراحت کی ہے: وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ [41] "یعنی زمین میں بگاڑ نہ پھیلاؤ۔ میڈیا کے ذریعے پھیلنے والا اخلاقی اور ثقافتی بگاڑ اسی تنبیہ کا مصداق ہے۔

(ج) معاشی دباؤ اور مادیت

خاندانی نظام کی کمزوری کی ایک بڑی وجہ معاشی بحران اور مادیت پرستی بھی ہے۔ جب خاندانی تعلقات دولت، حیثیت، اور مفاد پر مبنی ہو جائیں تو محبت اور قربانی کی روح ختم ہو جاتی ہے۔ قرآن نے فرمایا:

"الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ [42]"

ترجمہ: "مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں، مگر باقی رہنے والے نیک اعمال تیرے رب کے نزدیک بہتر ہیں، ثواب کے اعتبار سے بھی اور امید کے لحاظ سے بھی۔"

یعنی مال و اولاد دنیا کی زینت ہیں، مگر باقی رہنے والی نیکیاں زیادہ بہتر ہیں۔ اسلام نے خاندانی رشتوں کو عبادت کا درجہ دیا، مگر جدید مادہ پرست سماج نے اسے سوداگری میں بدل دیا ہے۔ پاکستانی معاشرے میں جہیز، اسٹیٹس اور معاشی تفاوت نے خاندانی زندگی کو کشیدہ کر دیا ہے۔

3. عورت کے کردار پر فکری حملے

عورت کا کردار خاندانی نظام کی اساس ہے۔ اسلام نے اسے عزت، حیا، اور کردار کی علامت بنایا۔ مگر جدید فکری رجحانات نے عورت کو مرد کے مقابلے میں حریف کے طور پر پیش کیا۔ اسلام عورت کو تکمیلِ انسانیت کا ذریعہ سمجھتا ہے، نہ کہ مقابلۂ جنس کا۔

قرآن کا ارشاد ہے:

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ[43]"

ترجمہ: "اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے (مردوں کے) ان پر معروف طریقے سے ہیں۔"

یعنی عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر ذمہ داریاں۔ اسلام نے توازن اور انصاف کا اصول دیا، مگر مغربی فکر نے "برابری" کو "یکسانیت" بنا دیا۔ اس تصور نے خاندانی ذمہ داریوں کی تقسیم کو غیر واضح کر دیا۔ نتیجتاً شوہر، باپ، اور بیٹے کے کردار کمزور ہوئے، اور عورت پر دوہری ذمہ داری کا بوجھ آ گیا، گھر بھی، معاش بھی۔ اسلامی نقطۂ نظر میں عورت کا وقار اس کے کردار، حیا، اور تربیت سے ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"الدُّنيا مَتاعٌ، وخيرُ مَتاعِ الدُّنيا المرأةُ الصَّالِحةُ۔"[44]

ترجمہ: "دنیا سراپا متاع ہے، اور بہترین متاع نیک عورت ہے۔"

یہ تعلیم عورت کے کردار کو روحانی مرکز بناتی ہے، جو خاندان کی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہے۔

4. پاکستانی معاشرتی تناظر میں خاندانی بحران

پاکستان، جس کی معاشرتی ساخت روایتی اسلامی اقدار پر مبنی تھی، اب تیزی سے تہذیبی تغیرات سے گزر رہی ہے۔ شہری زندگی کی مصروفیات، میڈیا کی یلغار، اور جدید تعلیمی نظام نے خاندانی رشتوں کی روحانی حرارت کو متاثر کیا ہے۔ گھروں میں بزرگوں کی اہمیت، ماں باپ کے احترام، اور ازدواجی قربانی کے تصورات کمزور ہو گئے ہیں۔

(الف) طلاق اور ازدواجی عدم استحکام

اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران طلاق کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجوہات میں معاشی عدم توازن، عدم برداشت، خاندانی مداخلت، اور اخلاقی زوال شامل ہیں۔ اسلام نے طلاق کو ناگزیر حالات میں آخری حل کے طور پر رکھا ہے، نہ کہ معمولی رنجشوں میں ایک فوری اقدام کے طور پر۔ اسلامی خاندانی نظام میں صلح، مصالحت اور تحمل کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن نے فرمایا:

"وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا[45]"

ترجمہ: "اور اگر تمہیں دونوں کے درمیان جھگڑے کا اندیشہ ہو تو ایک فیصلہ کرنے والا اس کے گھر والوں میں سے اور ایک اس کے گھر والوں میں سے مقرر کرو۔

اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ یعنی اگر میاں بیوی میں اختلاف کا اندیشہ ہو تو دونوں خاندانوں سے ایک ایک ثالث مقرر کرو۔ یہ اصول خاندانی اختلافات کے حل کے لیے ایک بہترین اسلامی ماڈل پیش کرتا ہے۔

(ب) اولاد کی تربیت میں بحران

اسلامی خاندانی نظام میں تربیتِ اولاد ایک بنیادی فریضہ ہے۔ قرآن نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[46]"

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔"

یعنی اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ بدقسمتی سے آج کے والدین مادی آسائشوں کی فراہمی میں مصروف ہیں، جبکہ روحانی اور اخلاقی تربیت کو ثانوی حیثیت مل گئی ہے۔ ٹی وی، سوشل میڈیا، اور غیر اسلامی تعلیمی مواد نے بچوں کے ذہنی رجحانات کو بدل دیا ہے۔ نتیجتاً نئی نسل خاندانی اور دینی اقدار سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام نے ماں کو پہلی درسگاہ کہا، مگر جدید معاشرت نے ماں کے کردار کو پیشہ ورانہ مصروفیت تک محدود کر دیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ تربیت کا خلا بڑھ رہا ہے، اور خاندان کا بنیادی اخلاقی ڈھانچہ کمزور ہو رہا ہے۔

(ج) والدین اور اولاد کے تعلقات میں خلیج

اسلامی معاشرت میں والدین کا احترام اور اولاد کی فرمانبرداری مرکزی اخلاقی اصول ہے۔ قرآن میں ہے:

"وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا[47]"

ترجمہ: "اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

مگر جدید طرزِ زندگی میں والدین کے تجربے کی جگہ انٹرنیٹ کے مشورے نے لے لی ہے۔ نوجوان نسل اپنی خودمختاری کو والدین کی رہنمائی سے زیادہ اہم سمجھنے لگی ہے، جس سے خاندانی ربط کمزور ہو گیا ہے۔

5. خاندانی بگاڑ کے بنیادی اسباب

- دینی تعلیم سے دوری: قرآن و سنت کی تعلیمات کا عملی شعور کمزور ہو چکا ہے۔
- معاشی دوڑ: دولت کی حرص نے خاندانی سکون کو متاثر کیا ہے۔

- مغربی نظریات: مغربی میڈیا اور فیشن نے عورت و مرد کے کرداروں کو مسخ کیا۔
- اخلاقی زوال: حیا، صبر، ایثار، اور احترام جیسے اقدار کمزور ہو گئے۔
- عدالتی نظام پر انحصار: خاندانی جھگڑوں کا شرعی یا سماجی حل تلاش کرنے کی بجائے فوری قانونی راستے اختیار کیے جاتے ہیں۔

اسلام ان تمام مسائل کا حل اخلاقی تربیت اور دینی شعور میں پیش کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي[48]"

ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہو۔"

یہی حدیث خاندانی تعلقات کی بنیاد کو واضح کرتی ہے۔

6. اسلامی حل اور عملی حکمتِ عملیاں

(الف) تعلیم و تربیتِ اسلامیہ

اسلامی خاندانی نظام کی مضبوطی کے لیے سب سے پہلا قدم دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت ہے۔ قرآن نے خاندان کے ہر فرد کو خیر کی تلقین اور برائی سے روکنے کا ذمہ دار بنایا ہے:

"كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ[49]"

ترجمہ: "تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی بھلائی) کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔"

اگر خواتین و مرد دونوں کو خاندانی نظام کے قرآنی اصولوں سے آگاہ کیا جائے تو معاشرہ خود بخود مستحکم ہو جائے گا۔

پاکستانی تناظر میں خاندانی تعلیم و تربیت کے نصاب کی ضرورت ہے جو اسکول، مدرسہ، اور میڈیا میں رائج ہو۔

(ب) کردار سازی اور اخلاقی اصلاح

اسلام میں اخلاق، ایمان کا مظہر ہے۔ اگر خاندان کے افراد صدق، عدل، صبر اور عفو پر کاربند ہوں تو جھگڑوں کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ[50]"

ترجمہ: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔"

اسی لیے اسلامی تعلیمات میں کردار سازی کو تمام عبادات سے زیادہ اہم قرار دیا گیا ہے۔

(ج) سماجی و دینی اداروں کا کردار

مساجد، مدارس، اور فلاحی تنظیمیں خاندانی نظام کی بحالی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

انہیں چاہیے کہ وہ خاندانی مشاورت مراکز قائم کریں جہاں میاں بیوی کے تنازعات قرآن و سنت کی روشنی میں حل کیے جائیں۔ یہی ماڈل خلافتِ راشدہ کے دور میں موجود تھا۔

(د) میڈیا اصلاحی مہمات

میڈیا کو منفی رجحانات کے بجائے اسلامی اور خاندانی اقدار کی ترویج کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ ڈرامے، فلمیں، اور سوشل میڈیا مواد اگر خاندانی احترام، ماں باپ کی عظمت، اور ازدواجی وفا پر مبنی ہوں تو معاشرتی اصلاح ممکن ہے۔ یہی جدید زمانے میں دعوتِ دین کی ایک مؤثر شکل ہے۔

7. خلاصہ و نتیجہ

اسلامی خاندانی نظام فطرت کے مطابق ایک جامع نظامِ حیات ہے۔ یہ انسان کو محبت، ایثار، عدل، اور ذمہ داری کے اصولوں پر منظم کرتا ہے۔ مگر جدید مادہ پرست، مغربی اثر زدہ معاشرہ ان اصولوں سے دور جا رہا ہے۔ پاکستان میں خاندانی بگاڑ کی وجوہات فکری، اخلاقی، اور معاشی سطح پر ہیں۔ اسلام کا حل تربیت، تقویٰ، اور توازن میں ہے۔ جب مرد و عورت دونوں اپنے حقوق و فرائض کو قرآن و سنت کی روشنی میں سمجھیں گے، تو خاندانی نظام از سرِ نو مستحکم ہو جائے گا۔ اسلام کا مقصد عورت یا مرد کی بالادستی نہیں، بلکہ عدل، رحمت، اور سکون پر مبنی خاندان کا قیام ہے۔ یہی وہ نظام ہے جو معاشرے کی بنیاد اور امت کی بقا کا ضامن ہے۔

نتیجہ و سفارشات

1. تحقیقی نتائج کا خلاصہ

اس مقالے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اسلامی نقطۂ نظر سے عورت کے کردار کو خاندانی نظام کی مضبوطی کے حوالے سے واضح کیا جائے۔ تحقیق کے دوران حاصل شدہ نتائج اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ اسلامی خاندانی نظام اپنی اصل میں فطری، متوازن، اور انسانی فلاح پر مبنی نظام ہے، جو عورت اور مرد دونوں کو تکمیلِ انسانی کردار کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اسلام نے عورت کو خاندانی زندگی میں محبت، سکون، تربیت، اور ایثار کی بنیاد قرار دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن نے فرمایا:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا"(الروم:21)

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہی میں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ خاندان کا مقصد سکونِ قلب، محبت، اور توازن ہے، نہ کہ مقابلہ، برتری یا مفاد۔

اسلام نے عورت کو خاندان کی روح اور نسلِ انسانی کی معلمہ کے طور پر پیش کیا۔ یہی تصور اسلام کو مغربی تصوراتِ نسوانیت سے ممتاز کرتا ہے۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خاندانی بگاڑ کی اصل وجوہات:

- دینی تعلیم سے غفلت، مغربی ثقافت کی یلغار، میڈیا کا منفی کردار، اور اخلاقی زوال ہیں۔
- اسلام نے ان تمام مسائل کے حل کے لیے تربیت، عدل، اور تقویٰ پر مبنی نظام دیا ہے۔
- اس نظام کا حسن یہ ہے کہ وہ حقوق اور فرائض کے درمیان توازن قائم کرتا ہے،
- جہاں عورت اور مرد دونوں اپنی اپنی حدود میں رہ کر ایک دوسرے کے لیے رحمت بنتے ہیں۔

2. معاشرتی مشاہدات اور نتائج

- پاکستانی معاشرت میں خاندانی نظام اس وقت کئی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔
- طلاق کی بڑھتی شرح، گھریلو تشدد، بے پردگی، اور والدین سے بیزاری، یہ تمام مظاہر مغربی تہذیبی اثرات اور دینی کمزوری کا نتیجہ ہیں۔
- تحقیق سے ظاہر ہوا کہ پاکستانی معاشرہ اب خاندانی تربیت کے ادارے سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔
- مدارس، اسکولوں، اور مساجد میں خاندانی تعلیم کے موضوعات کو مناسب اہمیت نہیں دی جا رہی۔
- اسی خلا کو پر کرنے کے لیے اسلامی اصولوں پر مبنی تربیتی نظام کی از سرِ نو تشکیل ناگزیر ہے۔

3. سفارشات

مندرجہ ذیل سفارشات اس تحقیق کے نتائج کی روشنی میں مرتب کی گئی ہیں:

(الف) دینی تعلیمات کی شمولیت

خاندانی نظام کی مضبوطی کے لیے تعلیمی نصاب میں اسلامی اخلاق، ازدواجی آداب، اور تربیتِ اولاد سے متعلق مضامین شامل کیے جائیں۔ مدارس و جامعات میں "اسلامی خاندانی نظام" پر تحقیقی کورسز متعارف کرائے جائیں۔

(ب)خواتین کے کردار کی تربیت

عورت کو صرف "گھر تک محدود" کرنے کے بجائے اس کے کردارِ تربیت ور ہنمائی کو اجاگر کیا جائے۔

اسلامی مراکز میں ماں کی تربیت، ازدواجی شعور، اور معاشرتی خدمت پر مبنی تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔

(ج)میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز کا مثبت استعمال

میڈیا میں ایسے پروگرام نشر کیے جائیں جو خاندانی محبت، والدین کے احترام، اور ازدواجی استحکام کو فروغ دیں۔

ڈراموں اور اشتہارات میں مغربی فحاشی کے بجائے اسلامی اخلاق وحیا کے پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔

(د)خاندانی مشاورت مراکز

حکومت اور مذہبی ادارے مل کر خاندانی اصلاحی مراکز قائم کریں جہاں نکاح، طلاق، اور تربیتِ اولاد سے متعلق رہنمائی دی جائے۔ علما، ماہرینِ نفسیات، اور قانونی ماہرین کی مشترکہ ٹیمیں ان مراکز میں خدمات انجام دیں۔

(ہ)اخلاقی وروحانی تربیت

مدارس ومساجد میں درسِ قرآن، درسِ سیرت، اور اخلاقی ورکشاپس کے ذریعے افراد کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔

نوجوانوں میں سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں خاندانی زندگی کے اصول متعارف کرائے جائیں۔

(و)حکومتی سطح پر اقدامات

نکاح کے وقت دینی تعلیمات پر مبنی ایک مختصر ازدواجی آگاہی کورس لازم قرار دیا جائے۔

میڈیا پر خاندانی نظام کے بارے میں قومی آگاہی مہمات شروع کی جائیں۔

4. مجموعی نتیجہ

- اسلامی خاندانی نظام دراصل توازن، محبت، اور عدل پر قائم ایک ربانی نظام ہے۔
- اس کی بنیاد عورت کے کردار سے جڑی ہوئی ہے، کیونکہ وہی خاندان کی روح، تربیت گاہ، اور نسلِ انسانی کی مربی ہے۔
- اسلام نے عورت کو وقار، عزت، اور احترام عطا کیا ہے، جبکہ مغربی معاشرت نے اسے محض معاشی مفاد کی مشین بنا دیا ہے۔
- اسلامی نقطۂ نظر سے عورت اگر اپنے خاندانی کردار کو شعور، ایمان، اور اخلاق کی بنیاد پر ادا کرے
- تو وہ نہ صرف ایک خاندان، بلکہ پوری امت کے استحکام کی ضامن بن سکتی ہے۔

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی خاندانی نظام کی بقا عورت کے کردار، مرد کی ذمہ داری، اور دونوں کے باہمی احترام پر منحصر ہے۔ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو موجودہ معاشرتی بحران کا خاتمہ ممکن ہے، اور خاندان ایک بار پھر ایمان و اخلاق کی بنیاد پر مضبوط ستون بن سکتا ہے۔

REFERENCES

1. Al-Nisā', 4:1.
2. Al-Rūm, 30:21.
3. Mawdūdī, Abū al-A'lā. *Parda aur 'Aurat kī Āzādī*. Lāhawr: Idāra Tarjumān al-Qur'ān, 1984, 45.
4. Ibn Hishām. *Al-Sīra al-Nabawiyya*. al-Qāhira: Maktabat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955, 1:89.
5. Le Bon, Gustave. *Tamaddun-i 'Arab*. Translated. Lāhawr: Sang-e-Mīl Publications, 1985, 72.
6. Durant, Will. *Tārīkh-i Tamaddun*. New York: Simon & Schuster, 1950, 3:102.
7. Al-Baqara, 2:187.
8. Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Ibn Kathīr, 1992, Kitāb al-Nikāḥ, Ḥadīth No. 5181.
9. Quṭb, Sayyid. *Fī Ẓilāl al-Qur'ān*. al-Qāhira: Dār al-Shurūq, 1980, 2:223.
10. Al-Nisā', 4:19.
11. Al-Isrā', 17:23.
12. Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1991, Kitāb al-Imāra, Ḥadīth No. 1829.
13. Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *Fiqh al-Usra fī al-Islām*. al-Qāhira: Maktabat Wahba, 1998, 1:19.
14. Al-Nisā', 4:21.
15. Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Ibn Kathīr, 1992, Kitāb al-Nikāḥ, Ḥadīth No. 5066.
16. Al-Baqara, 2:228.
17. Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn 'Īsā. *Al-Sunan*. Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998, Kitāb al-Manāqib, Ḥadīth No. 3895.
18. Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Al-Sunan*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1994, Kitāb al-Adab, Ḥadīth No. 3661.
19. Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *Fiqh al-Usra fī al-Islām*. al-Qāhira: Maktabat Wahba, 1998, 1:25.

20. Parvīn, Dr. Bushrā. *Pākistān mein Khāndānī Niẓām ke Masā'il*. Karāchī: Urdu University Press, 2016, 48.
21. Taqī 'Uthmānī, Mawlānā. *Islāmī Mu'āsharat*. Karāchī: Maktabat Ma'ārif al-Qur'ān, 2001, 29.
22. Al-Nisā', 4:19.
23. Ibn Kathīr. *Tafsīr al-Qur'ān al-'Aẓīm*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2003, 1:512.
24. Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn 'Īsā. *Al-Sunan*. Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998, Ḥadīth No. 3895.
25. Ibn Hishām. *Al-Sīra al-Nabawiyya*. Bayrūt: Dār al-Ma'rifa, 2001, 2:212.
26. Al-Nūr, 24:30.
27. Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1995, Kitāb al-Birr wa al-Ṣila, Ḥadīth No. 2631.
28. Al-'Alaq, 96:5.
29. Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Al-Sunan*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1994, Kitāb al-Sunna, Ḥadīth No. 224.
30. Ibn Sa'd. *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*. Bayrūt: Dār Ṣādir, 1968, 8:18.
31. Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Ibn Kathīr, 1992, Kitāb al-Aḥkām, Ḥadīth No. 893.
32. Al-Nasā'ī, Aḥmad ibn Shu'ayb. *Al-Sunan al-Kubrā*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1996, Kitāb al-Jihād, Ḥadīth No. 3104.
33. Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *Fiqh al-Da'wa*. al-Qāhira: Maktabat Wahba, 1997, 118.
34. Al-Rūm, 30:21.
35. Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn 'Īsā. *Al-Sunan*. Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998, Kitāb al-Manāqib, Ḥadīth No. 3895.
36. Al-Aḥzāb, 33:35.
37. Al-Nisā', 4:19.
38. Al-Tawba, 9:71.
39. Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Al-Sunan al-Kubrā*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2003, 10:118.
40. Al-Rūm, 30:21.
41. Al-Qaṣaṣ, 28:77.
42. Al-Kahf, 18:46.
43. Al-Baqara, 2:228.
44. Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 2002, Kitāb al-Riḍā', Ḥadīth No. 1467.
45. Al-Nisā', 4:35.

46. Al-Taḥrīm, 66:6.
47. Al-Isrā', 17:23.
48. Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn 'Īsā. *Al-Sunan*. Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998, Kitāb al-Manāqib, Ḥadīth No. 3895.
49. Āl 'Imrān, 3:110.
50. Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Ibn Kathīr, 1993, Kitāb al-Īmān, Ḥadīth No. 10.

1 النساء:1

2 الروم:21

3 ابوالاعلیٰ مودودی، پردہ اور عورت کی آزادی، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1984، ص45

4 ابنِ ہشام، السیرۃ النبویہ، قاہرہ: مکتبہ مصطفیٰ البابی، 1955، ج1، ص89

5 گوستاولوبون، تمدنِ عرب، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 1985، ص72

6 ول ڈیورانٹ، تاریخِ تمدن، نیویارک: سائمن اینڈ شسٹر، 1950، ج3، ص102

7 ۔البقرۃ:187

8 محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، بیروت: دار ابنِ کثیر، 1992، کتاب النکاح، حدیث 5181

9 سید قطب، فی ظلال القرآن، قاہرہ: دارالشروق، 1980، ج2، ص223

10 النساء:19

11 الاسراء:23

12 امام مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1991، کتاب الامارہ، حدیث 1829

13 یوسف القرضاوی، فقہ الاسرۃ فی الاسلام، قاہرہ: مکتبہ وہبہ، 1998، ج1، ص19

14 النساء:21

15 محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، بیروت: دار ابن کثیر، 1992، کتاب النکاح، حدیث 5066

16 البقرۃ:228

17 امام ترمذی، السنن، بیروت: دارالغرب الاسلامی، 1998، کتاب المناقب، حدیث 3895

18 ابن ماجہ، السنن، بیروت: دار الفکر، 1994، کتاب الادب، حدیث 3661

19 یوسف القرضاوی، فقہ الاسرۃ فی الاسلام، قاہرہ: مکتبہ وہبہ، 1998، ج1، ص25

20 ڈاکٹر بشریٰ پروین، پاکستان میں خاندانی نظام کے مسائل، کراچی: اردو یونیورسٹی پریس، 2016، ص48

21 مولانا تقی عثمانی، اسلامی معاشرت، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2001، ص29

22 النساء:19

23 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دار الفکر، 2003، ج1، ص512

24 امام ترمذی، السنن، بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998، حدیث3895

25 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، بیروت: دار المعرفۃ، 2001، ج2، ص212

26 النور:30

27 امام مسلم، الصحیح، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1995، کتاب البر والصلۃ، حدیث2631

28 العلق:5

29 ابن ماجہ، السنن، بیروت: دار الفکر، 1994، کتاب السنۃ، حدیث224

30 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، بیروت: دار صادر، 1968، ج8، ص18

31 بخاری، الجامع الصحیح، بیروت: دار ابن کثیر، 1992، کتاب الاحکام، حدیث893

32 نسائی، السنن الکبریٰ، بیروت: دار الفکر، 1996، کتاب الجہاد، حدیث3104

33 یوسف القرضاوی، فقہ الدعوۃ، قاہرہ: مکتبہ وہبہ، 1997، ص118

34 الروم:21

35 ترمذی، السنن، بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998، کتاب المناقب، حدیث3895

36 الأحزاب:35

37 النساء:19

38 التوبہ:71

39 بیہقی، السنن الکبریٰ، بیروت: دار الفکر، 2003، ج10، ص118

40 الروم:21

41 القصص:77

42 الکہف:46

43 البقرہ:228

44 مسلم، الصحیح، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2002، کتاب الرضاع، حدیث1467

45 النساء:35

46 التحریم:6

47 الإسراء:23

48 ترمذی، السنن، بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998، کتاب المناقب، حدیث 3895

49 آل عمران: 110

50 بخاری، الصحیح، بیروت: دار ابن کثیر، 1993، کتاب الایمان، حدیث 10